مکاتیب النبی

سربراہان ممالک کے نام رسول اکرم ﷺ کے مکتوب

عالمگیر دعوت کا نکتہ آغاز

تحقیق و تدوین

عبدالستار خان

quranurdu.com

quranurdu.com

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء وخاتم المرسلین

اللہ تعالی کا لاکھ فضل واحسان ہے جس میں مجھے توفیق دی کہ میں رسول اکرم ﷺ کے مکاتیب جمع کروں اور انہیں کتابی شکل میں ڈھال کر قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

یہ مکاتیب ہفت روزہ روشنی میں مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ ان متفرق مضامین کو دوبارہ جمع کیا گیا اور نظر ثانی کے بعد کتابی شکل میں ڈھالا گیا ہے۔ ان مضامین کی تیاری میں الرحیق المختوم، از صفی الرحمن مبارکپوریؒ اور محسن انسانیت از نعیم صدیقیؒ کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے۔ کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں جن مبارک ناموں کی تصاویر دی جائیں وہ اصلی ہوں کیونکہ انٹرنیٹ پر بہت سی جعلی تصاویر بھی ہیں۔

جب تک یہ کتاب میرے پاس تھی، میری ملکیت تھی، اب اسے انٹرنیٹ پر جاری کیا گیا ہے تو یہ قارئین کی ملکیت ہے۔ میں تمام قارئین سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پر اپنی رائے ضرور دیں۔ جہاں کہیں کوئی غلطی اور کوتاہی ہوئی ہے، میری تصحیح کریں۔

اللہ تعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

Kingdom of Saudi Arabia

nazar_70@hotmail.com

http://www.facebook.com/home.php?#!/profile.php?id=1016964371

Skype: khanhijazi

whatsaap : 0503693075

quranurdu.com

quranurdu.com

سفارتی آداب

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت جزیرہ عرب اور گردوجوار کے ممالک میں پھیلانے کی سعی کی۔ اس مقصد کے لئے آپ ﷺ نے ان ممالک کے سربراہان اور شہنشاہان کو خطوط لکھے جن میں آپ ﷺ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان خطوط میں سے بعض آج بھی محفوظ ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کی طرف سے روانہ کئے گئے خطوط میں جو بات نمایاں طور پر واضح ہے، وہ یہ ہے کہ اسلام عالمگیر دین ہے۔ اس دین کو پھیلانے اور دعوت کو عام کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے اس وقت موجود تمام وسائل کو استعمال کیا جن میں سے ایک یہ خطوط بھی ہیں۔ جن سربراہان اور شاہان نے اسلام کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا ان کے اس انکار کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ اسلام کی حقانیت سے انکاری تھے بلکہ انہیں اس بات کا خدشہ تھا کہ اسلام قبول کرنے سے ان سے حکومت چھن جائے گی۔

رسول اکرم ﷺ کی طرف سے روانہ کئے گئے تمام خطوط میں آپ ﷺ کی مہر ثبت تھی۔ آپ ﷺ کی مہر، آپ ﷺ کی انگوٹھی میں ہوا کرتی تھی جس پر اوپر "اللہ" درمیان میں "محمد" اور نیچے "رسول" (محمد رسول اللہ) لکھا ہوا تھا۔ مستند کتابوں سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا کرتے تھے۔

مورخین کا اس بات پر اختلاف ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سربراہانِ ممالک اور شاہانِ سلطنتوں کو یہ خطوط کب روانہ کئے تاہم اکثریت کا خیال ہے کہ یہ خطوط 6ھ یعنی صلح حدیبیہ کے بعد لکھے گئے۔ مورخین کا اس بات پر بھی اختلاف ہے کہ روانہ کئے گئے خطوط کی تعداد کتنی تھی تاہم تاریخ کی کتابوں میں ہمیں ایسے 22 خطوط کا حوالہ ملتا ہے جنہیں آپ ﷺ نے روانہ کئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد رسول اکرم ﷺ نے توسیع دعوت کے لئے 6 صحابہ کرام کو منتخب کیا اور انہیں 6 ممالک کے سربراہان اور شاہوں کی طرف روانہ کیا۔"

quranurdu.com

رسول اکرم ﷺ کے ان گرامی ناموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح اسلام کی حقانیت مختصر عرصے میں تمام جغرافیائی، نسلی، لسانی اور سیاسی حدبندیوں کو توڑتی ہوئی 3 براعظموں میں چھاگئی۔ اسلام کی دعوت اپنے اصولی فطرت کے لحاظ سے تقاضا کرتی تھی کہ اس کی کرنیں عرب کی حدود کی پابند نہ رہیں بلکہ زمین کے گوشے گوشے تک پہنچیں۔

انگشتری نبی ﷺ پر نقش کا نمونہ

رسول اکرم ﷺ نے 13 برس کی مدت میں ابتدائی دعوت دے کر افراد کار تیار کرنے کا کام مکمل فرمایا، پھر 8 برس کے اندر اندر اسلامی ریاست عملاً زمین کے نقشے پر موجود تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی اسلام کا نور آس پاس کی سلطنتوں تک پہنچادیا۔ غور طلب سوال یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دوسرے ملکوں کے عوام کو اسلام کی دعوت دینے کے بجائے ان ممالک کے سربراہوں کو براہ راست دعوت دی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس دور میں عوام الناس کے شہری حقوق تھے نہ انہیں آزادی حاصل تھی۔ یہ بادشاہ اس بات کو برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ

کوئی شخص کسی دوسرے ملک سے آکر اس کی رعیت میں اسلام کی دعوت دے۔ اس دور کی بادشاہی خداوندی بنی بیٹھی تھی جن کی اجازت کے بغیر کوئی ہل بھی نہیں سکتا تھالہذا رسول اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت کا مخاطب خود ان فرمانرواؤں کو بنایا بلکہ اپنے نامہ مبارک میں ان کو پوری قوم کا نمائندہ قرار دے کر عوام کے بھلے اور برے کی ذمہ داری بھی ان پر ڈالی۔

رسول اکرم ﷺ نے مختلف تاجداروں کو "عظیم الروم" اور "عظیم فارس" وغیرہ کہہ کر مخاطب کیا۔ ان خطوط میں مروجہ سفارتی آداب کا اہتمام فرمایا گیا۔ آپ ﷺ نے مہر بنوائی اور اپنا خاص اسلوب ونہج پیدا فرمایا۔ ہر خط کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا اور پھر مرسل الیہ کی حیثیت سے اپنا اسم مبارک لکھوایا اور پھر مکتوب الیہ کا نام لکھوایا۔ کم از کم، محتاط اور نپے تلے الفاظ میں مدعا فرمایا۔ ان خطوط میں کمال ایجاز دکھاتے ہوئے آپ ﷺ نے یہ جملہ لکھوایا "اسلم تسلم" یعنی اسلام لاؤ، سلامتی پاؤ گے۔ بلاغت کا کمال یہ ہے کہ اس جملے کے کئی معنی نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ اطاعت کرو تو سلامتی پاؤ گے۔ اس کا دوسرا مفہوم اپنے اندر سیاسی دھمکی بھی رکھتا ہے، یعنی اگر نہ مانو گے تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ہر حکمران کو مخاطب کرتے ہوئے اس کا مذہب اور اس کے مخصوص حالات کو پیش نظر رکھ کر عبارات سے کام لیا۔ یہ نہیں کیا کہ ایک ہی سپاٹ مضمون نقل کر دیا گیا ہو۔ آپ ﷺ نے ہر حکمران کی طرف اس کی زبان جاننے والا سفیر نامزد کر کے روانہ کیا۔

دعوت کے علاوہ ان خطوط کی ترسیل کا مقصد یہ بھی تھا کہ آس پاس کے حکمرانوں کو یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ اب عرب پہلے کی طرح کوئی کھلی چراگاہ نہیں بلکہ وہ ایک باضابطہ حکومت کے زیر انتظام ہے۔ وہ کسی پرانی سلطنت سے دبنے والی بھی نہیں بلکہ وہ چیلنج کر رہی ہے اور چیلنج کرنے کا دم خم بھی اس میں موجود ہے۔ دعوت حق کے اس قلمی محاذ سے بڑے اہم نتائج بر آمد ہوئے"۔

quranurdu.com

quranurdu.com

اسلام کی دعوت بہ حیثیت ایک موضوع ان ممالک میں پہنچ گیا جن میں سے بعض نے اسلام قبول کیا اور جنہوں نے اسلام کی دعوت قبول نہیں کی ان کے ذہنوں پر بھی اس کے خاصے تاثرات پڑ گئے۔ بین الاقوامی دعوت کی یہ مہم جس انداز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی، اسے تکمیل کرنے کی سعادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے کی اور اسلام کا نور پھیلتا گیا۔

quranurdu.com

حضرت نجاشیؒ

رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ملک حبشہ خطے کا اہم ترین اور طاقتور ملک تصور کیا جاتا تھا۔ حبشہ کے لوگ عیسائی تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی طرف عمرو بن امیہ الضمریؓ کو مکتوب دے کر روانہ کیا۔ مورخین کی کتابوں میں نجاشی کی طرف روانہ کئے گئے مکتوب کے دو متن ملتے ہیں۔ ایک متن کے مطابق مکتوب میں تحریر تھا:

"آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے۔ اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو، ہم تم مسلم ہیں"۔

رسول اکرم ﷺ کا مکتوب مبارک ملنے پر نجاشی نے اسلام قبول کیا اور رسول اکرم ﷺ کے فرستادہ کے ساتھ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے لئے تحفہ روانہ کیا۔

زیلعیؒ کے مطابق نجاشی کو روانہ کئے گئے دوسرے مکتوب مبارک کا متن اس طرح تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی طرف۔ اسلام قبول کیجئے کہ میں اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی الہ نہیں۔ وہ الملک، القدوس، السلام، المؤمن اور المھیمن ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) روح اللہ اور اس کا کلمہ تھا جو مریم البتول الطاہرہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح پیدا کیا جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا تھا۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کی طرف۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کا کہا مانو۔ پھر میری اتباع کرو، مجھ پر ایمان لے آؤ اور اس پر ایمان لے آؤ جو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اور تمہاری فوج کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہاری طرف پہنچادیا اور تمہیں نصیحت کی۔ میری نصیحت قبول کرو۔ سلام ہے اس پر جس نے ہدایت قبول کی"۔

quranurdu.com

شاہِ حبشہ کے نام روانہ کیا گیا نامہ مبارک

نجاشی نے رسول اکرم ﷺ کی یہ دعوت قبول کی اور ایمان لے آئے۔ ابو موسیٰ المدینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جس کی سند واضح نہیں کہ نجاشی نے رسول اکرم ﷺ کے مکتوب مبارک کا جواب لکھا اور اسے اپنے بیٹے کے ساتھ روانہ کیا جس میں انہوں نے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دی مگر یہ مکتوب رسول اکرم ﷺ کو نہیں پہنچا کیونکہ نجاشی کے بیٹے کی کشتی سفر کے دوران سمندر میں ڈوب گئی۔

رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جبریل امین نے رسول اکرم ﷺ کو نجاشی کی وفات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔

quranurdu.com

شاہِ فارس

امام بخاریؒ سے ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فارس (ایران) کے شہنشاہ کسریٰ پرویز بن ہرمز کو بھی مکتوب لکھا۔ آپ ﷺ نے کسریٰ کے نام لکھے گئے مکتوب کو حضرت عبد اللہ ابن حذافہ السہمیؓ کے ذریعہ روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ کسریٰ کے نام اس مکتوب کو بحرین کے سربراہ کے حوالے کیا جائے کہ بحرین کے سربراہ کسریٰ کے عامل تھے۔

حضرت عبد اللہؓ نے یہ مکتوب بحرین کے سربراہ کے حوالے کیا جس نے کسریٰ تک پہنچایا مگر کسریٰ نے آپ ﷺ کے مکتوب کو پھاڑ دیا۔ جب آپ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے پرویز کو بددعا دی۔

مورخین کا کہنا ہے کہ مکتوب گرامی کو پھاڑنے کے بعد کسری نے یمن میں اپنے عامل باذان کو لکھا کہ وہ اپنے دو ایسے آدمیوں کا انتخاب کرے جو طاقتور اور ذہین ہوں اور انہیں حجاز روانہ کرے تاکہ رسول اکرم ﷺ کی خبر لے آئیں۔ باذان نے رسول اکرم ﷺ کی طرف دو آدمیوں کو روانہ کیا اور ان کے ساتھ مکتوب بھی بھیجا۔ جب آپ ﷺ نے باذان کا مکتوب پڑھوایا اور پھر ان دونوں قاصدوں کو اسلام کی دعوت دی۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

تم کل واپس آنا تو میں تمہیں بتاؤں گا۔

اگلے دن جب وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ فرمایا:

جاؤ اپنے بادشاہ (یعنی باذان) کے پاس اور ان سے کہو کہ میرے رب نے اس کے رب (یعنی کسریٰ) کو آج رات ہلاک کر دیا ہے۔

ادھر ایران میں کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ اس خبر کی تصدیق ہوتے ہی وہ دونوں قاصد اسلام لے آئے۔

امام طبریؒ نے کسریٰ کی طرف روانہ کئے گئے اس مکتوب گرامی کا متن نقل کیا ہے جس میں ہے کہ:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے فرس کے سربراہ کسریٰ کی طرف۔ سلام اس پر جو ہدایت کو قبول کرے اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لے آئے اور جو گواہی دے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور محمد (ﷺ) اللہ

quranurdu.com

کے بندے اور رسول ہیں۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو تمام انسانوں کے لئے روانہ کیا گیا ہوں۔ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو تو تم بچ جاؤ گے ورنہ مجوسیوں کا بھی بار تم پر لاد دیا جائے گا"

●● رسالة الرسول صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفرس
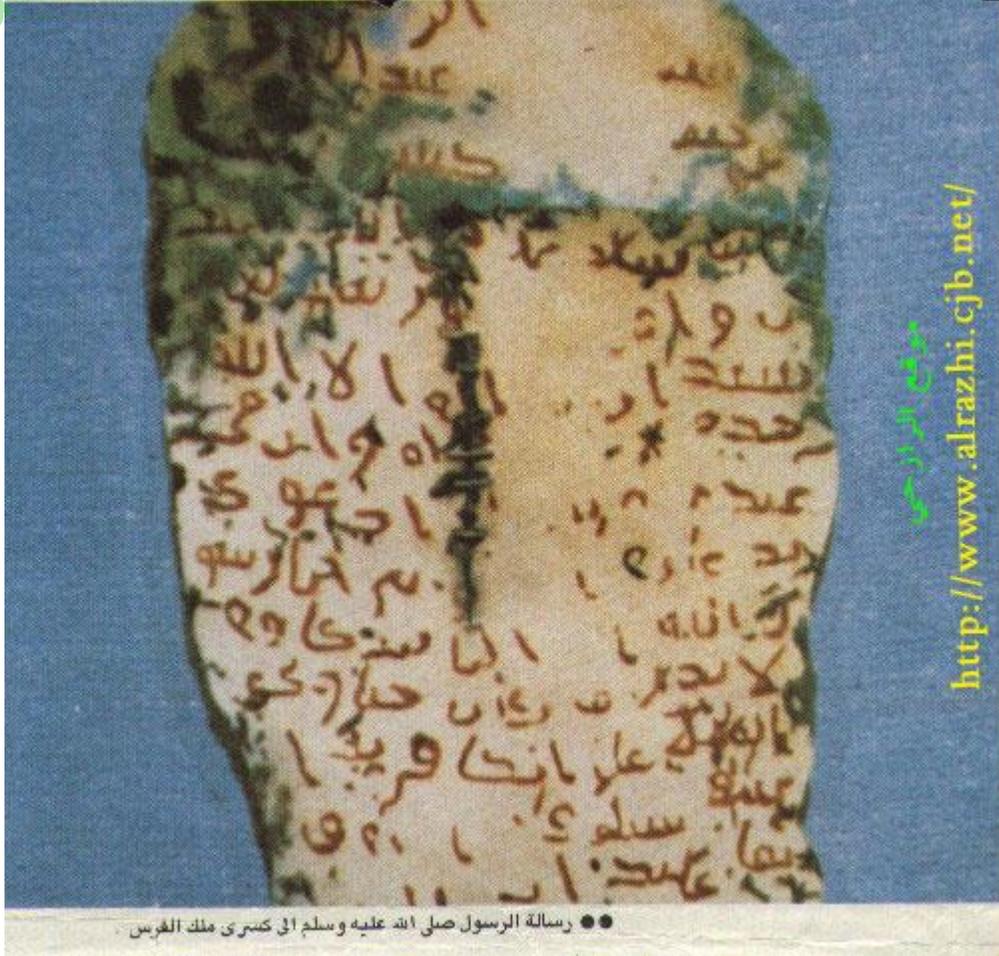
رسول اکرم ﷺ کا گرامی نامہ ، شاہ فارس کسری کے نام جسے کسری نے چاق کر دیا تھا چاق شدہ حصہ بھی نظر آ رہا ہے

quranurdu.com

شہنشاہِ روم

نبی کریم ﷺ نے روم کے شہنشاہ قیصر کے نام بھی مکتوب روانہ کیا۔اس دور میں فارس اور روم دو عظیم سلطنتیں تھیں اور دونوں کے سربراہوں کو رسول اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ قیصر روم کے نام روانہ کئے گئے مکتوب کا قصہ دلچسپی سے خالی نہیں۔

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب "صحیح البخاری" میں نہ صرف مکتوب گرامی کا متن نقل کیا ہے بلکہ اس حوالے سے دیگر تفصیلات بھی موجود ہیں۔ شاہِ روم کے پاس مکتوب گرامی پہنچانے کے لئے آپ ﷺ کی نظر انتخاب حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبیؓ پر پڑی۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ گرامی نامہ سربراہ بصرہ کے حوالے کردیں اور وہ اسے قیصر روم کے پاس پہنچادے گا۔

مکتوب گرامی کے متن میں تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف۔ اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت قبول کی، امابعد میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو تو تم محفوظ ہو جاؤ گے نیز تمہیں دوہرا اجر ملے گا۔ اگر تم نے اس دعوت کو قبول کرنے سے روگردانی کی تو تمہارے ماتحت جتنے لوگ ہیں سب کا گناہ تمہارے سر ہو گا۔ اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم ایک اللہ کی سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ اگر تم اس کو قبول نہیں کرتے ہو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں"۔

quranurdu.com

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله و رسوله
الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد
فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله
اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسيين ويا اهل
الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من
دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون
رسول
محمد
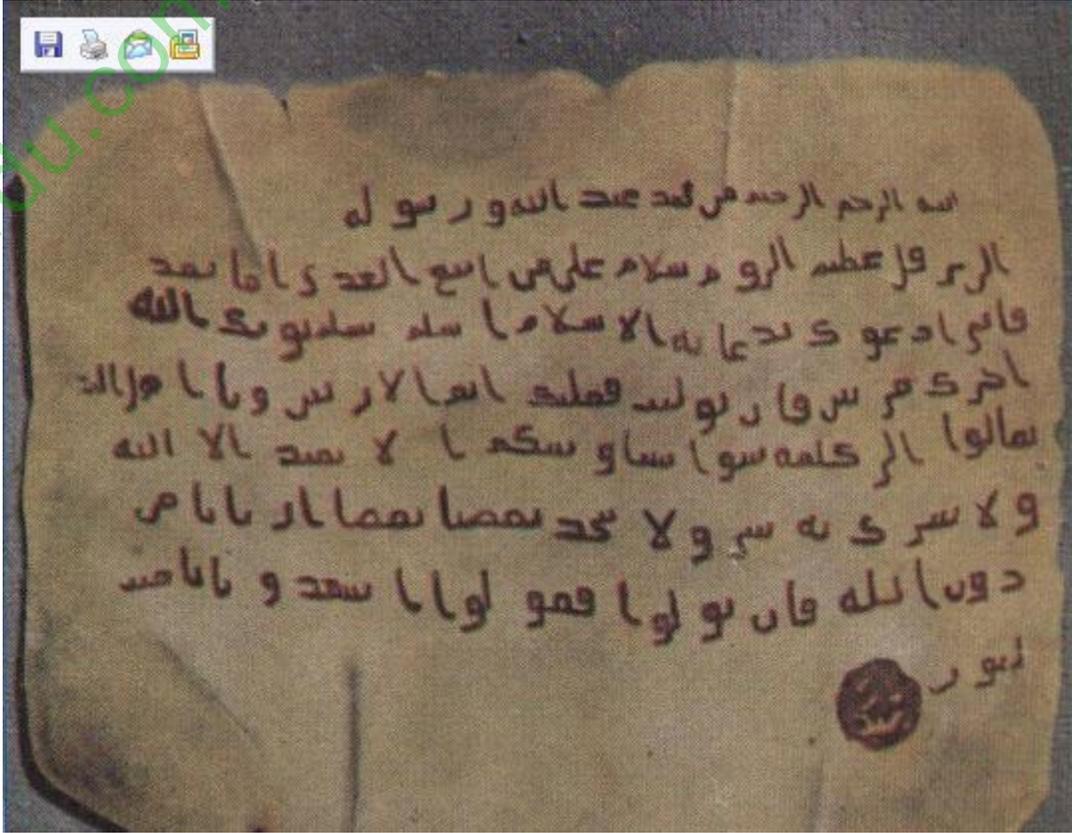
شہنشاہِ روم کے نام گرامی نامے کا عکس

گرامی نامہ موصول ہونے کے بعد کی تفصیل صحیح بخاریؒ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

ان دنوں حضرت ابوسفیانؓ بن حرب قریش کی ایک جماعت کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام میں تھے۔ یہ صلح حدیبیہ کے بعد کا زمانہ تھا۔ اس وقت تک وہ مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے ۔ ہرقل نے ان کو بلوایا ۔ ہرقل اور ابوسفیان کے درمیان آنحضرت ﷺ کے بارے میں طویل گفتگو ہوئی۔

ابوسفیانؓ کا بیان ہے:

quranurdu.com

ہرقل نے انہیں اپنے دربار میں بلایا، اس وقت اس کے دربار میں روم کے اکابرین موجود تھے۔ ہرقل نے اپنے کو ترجمان بلایا اور اس سے کہا قریش کی اس جماعت سے کہو کہ ان میں سے رسول اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ قریبی شخص کون ہے۔

ابوسفیانؓ نے کہا:

" میں رسول اکرم ﷺ کا سب سے زیادہ قریب النسب ہوں"۔

ہرقل نے حکم دیا:

" انہیں میرے قریب کردو اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کر کے اس کی پشت کے پاس بٹھادو"۔

ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا:

"ان سے کہہ دو کہ میں رسول اکرم ﷺ کے متعلق ابوسفیانؓ سے کچھ سوالات کروں گا، اگر یہ جھوٹ بولے تو اس کے ساتھی ان کو جھٹلادیں"۔

ہرقل نے ابوسفیانؓ سے سب پہلا سوال رسول اکرم ﷺ کے نسب کے متعلق پوچھا تو ابوسفیان نے جواب دیا: "وہ اونچے نسب والے ہیں"

ہرقل نے کہا:

"یہ بات (یعنی نبوت کا دعویٰ) اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کہی تھی؟"۔

ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔ ہرقل نے پوچھا:

"کیا آپ ﷺ کے اباءواجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟"۔

ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔ ہرقل نے کہا:

"رسول اکرم ﷺ کی پیروی معاشرے کے اونچے طبقے نے کی ہے یا کمزور اور پست طبقے نے؟"۔

quranurdu.com

ابوسفیان نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کی پیروی کرنے والوں کی اکثریت پست اور کمزور طبقے سے تعلق رکھتی ہے"۔

ہرقل نے پوچھا:

"رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرنے والے بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟"۔

ابوسفیان کا جواب تھا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہی ہو رہا ہے"۔

ہرقل نے سوال کیا:

"کیا اس دین میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی شخص ایسا بھی ہے جو مرتد ہوا ہو؟"

ابوسفیان نے نفی میں جوب دیا۔

"رسول اکرم ﷺ نے کبھی کوئی جھوٹ بھی بولا ہے"۔

ہرقل کا سوال تھا۔ ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔

"کیا وہ (ﷺ) بدعہدی بھی کرتے ہیں؟"۔

ابوسفیان نے جواب دیا:

"نہیں البتہ ہم لوگ اس وقت ان (ﷺ) کے ساتھ صلح کی مدت گزار رہے ہیں۔ معلوم نہیں آگے وہ کیا کریں گے"۔

ہرقل نے پھر پوچھا:

"کیا تم لوگوں نے ان (ﷺ) سے جنگ بھی کی ہے؟"۔

ابوسفیان نے ہاں میں جواب دیا۔

"تو تمہاری جنگ کیسی رہی" ہرقل کا اگلا سوال تھا۔

quranurdu.com

”جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر کی چوٹ ہے۔ کبھی وہ ہمیں زک پہنچاتے ہیں اور کبھی ہم انہیں“۔ ابوسفیان کا جواب تھا۔

ہرقل نے کہا:

”وہ (ﷺ) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟“۔

ابوسفیان نے کہا:

”ان (ﷺ) کا کہنا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، تمہارے باپ داد کے کہے کو چھوڑ دو، وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیز گاری، پاک دامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں“۔

ہرقل نے اپنے ترجمان سے مخاطب ہو کر کہا:

”ان (ابوسفیان) سے کہو میں نے تم سے نبی اکرم ﷺ کے نسب کے بارے میں پوچھا تھا تو تم نے بتایا کہ وہ (ﷺ) اونچے نسب کے ہیں اور دستور یہی ہے کہ پیغمبر اپنی قوم کے اونچے نسب میں بھیجے جاتے ہیں۔

میں نے پوچھا تھا کہ نبوت کا دعویٰ اس سے پہلے تم میں سے کسی نے کیا تھا تو تمہارا جواب نفی میں تھا، اگر یہ دعویٰ اس قبل کسی نے کیا ہوتا تو میں کہتا کہ وہ (ﷺ) ان کی نقالی کر رہے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ ان (ﷺ) کے اباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو تم نے نفی میں جواب میں دیا، اگر ان (ﷺ) کے اباء اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرتا تو میں کہتا کہ وہ (ﷺ) اپنے اباء و اجداد کی بادشاہت چاہتے ہیں۔

میں نے تم سے پوچھا کہ انہوں (ﷺ) نے کبھی جھوٹ بولا تو تم نے نفی میں جواب دیا، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ جس شخص تم سے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو وہ اللہ تعالی پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔

میں نے یہ پوچھا کہ ان (ﷺ) کی پیروی کرنے والے لوگ کس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں تو تم نے جواب دیا کہ ان کا تعلق کمزور طبقے سے ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کمزور اور پست طبقہ ہی پیغمبروں کی پیروی کرتا ہے۔

quranurdu.com

میں نے پوچھا کہ اس دین میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی مرتد بھی ہوا تو تیرا جواب نفی میں تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایمان کی حلاوت جب دلوں میں گھس جاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا کہ کیا وہ(ﷺ) بدعہدی کرتے ہیں تو تمہارا جواب نفی میں تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پیغمبر بدعہدی نہیں کرتے"۔

پھر بادشاہِ روم نے کہا:

میں نے پوچھا کہ وہ(ﷺ) کن باتوں کا حکم دیتے ہیں تو تم نے جو کچھ بتایا کہ اگر وہ صحیح ہے تو جان لو...وہ(ﷺ) بہت جلد میری بادشاہی کے مالک ہوں گے، میں جانتا تھا کہ یہ زمانہ نبی (ﷺ) کے آنے کا ہے مگر مجھے یہ گمان نہ تھا کہ وہ عربوں میں ہوں گے۔ کاش میں ان (ﷺ) کے پاس ہوتا تو میں ان کے قدموں کو دھوتا۔

سیرت نگاروں نے لکھاہے کہ بادشاہ روم قیصر نے اپنے محل کے دروازے بند کر دیئے اور اعلان کرادیا:

"اے رومیو! ہرقل نے اسلام قبول کر لیاہے"۔

یہ سننا تھا کہ انسانوں کا انبوہ محل پر حملہ کرنے دوڑا۔ ہرقل کو اپنی بادشاہی خطرے میں محسوس ہوئی تو انہوں نے دوبارہ اعلان کروایا:

"اے رومیو! واپس چلے جاؤ، تمہارا بادشاہ تمہیں آزمانا چاہتاہے کہ تم اپنے اباءواجداد کے دین پر کس قدر قائم ہو"۔

ہرقل کے دربار سے باہر آنے کے بعد ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

"محمد(ﷺ) کا دین زور پکڑ رہاہے۔ ان(ﷺ) سے رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے" ابوسفیان کا بیان ہے "اس واقعے کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ رسول اکرم ﷺ کا دین غالب ہو کر رہے گا"۔

الرحیق المختوم میں صفی الرحمن مبارکپوری کا بیان ہے "اس نامہ مبارک کا یہ اثر ہوا کہ بادشاہ روم نے مکتوب گرامی پہنچانے والے حضرت دحیہ الکلبیؓ کو مال اور پارچہ جات سے نوازا لیکن جب حضرت دحیہؓ تحائف لے کر واپس ہو رہے تھے تو راستے میں قبیلہ جذام کے لوگوں نے ان پر ڈاکہ ڈال کر سب کچھ لوٹ لیا۔

حاکم دمشق

quranurdu.com

الواقدی نے لکھاہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حاکم دمشق حارث بن شمر الغسانی کو بھی مکتوب گرامی مبعوث فرمایا۔اس کام کے لئے آپ ﷺ نے جلیل القدر صحابی حضرت شجاع بن وہبؓ کا انتخاب کیا جنھوں نے اس مکتوب کو حاکم دمشق تک پہنچایا۔اس مکتوب گرامی کا متن تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے حارث بن شمر کے نام۔اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، ایمان لے آئے اور تصدیق کرے۔میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالی پر ایمان لے آؤجو وحدہ، لاشریک ہے۔تمہارے لئے تمہاری بادشاہی باقی رہے گی"۔

مکتوب گرامی ملنے پر حارث بن شمر چراغ پا ہوااور رسول اکرم ﷺ کے فرستادے حضرت شجاع رضی اللہ عنہ سے کہا:

"مجھ سے میری بادشاہی کون چھین سکتاہے۔میں مدینہ منورہ پر یلغار کرنے والا ہوں"۔

واقدی کا کہناہے کہ حاکم دمشق ایمان نہ لایااور مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کرنے لگا مگر شاہ روم قیصر نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

حضرت شجاع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے واقدی نے لکھاہے کہ شاہ دمشق نے اسلام قبول نہ کیا مگر اس کے ایک رومی دربان جس کا نام مری بتایاجاتاہے اس نے اسلام قبول کرلیا۔

quranurdu.com

حاکم یمامہ

رسول اکرم ﷺ نے یمامہ کے حاکم ہوذہ بن علی الحنفی کو بھی اسلام کی دعوت دینے کے لئے مکتوب روانہ کیا۔ یہ گرامی نامہ حضرت سلیط بن عمرو العامریؓ کے ساتھ روانہ کیا گیا تھا۔ حاکم یمامہ نے حضرت سلیطؓ کی تکریم کرتے ہوئے انہیں مہمان بنایا۔ حاکم یمامہ ہوذہ کے نام روانہ کئے گئے مکتوب گرامی کا متن تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ہوذہ بن علی کے نام۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی رسائی کی آخری حد تک غالب آکر رہے گا لہذا اسلام لاؤ سلامت رہو گے۔ تمہارے ماتحت جو کچھ ہے اسے تمہارے لئے برقرار رکھوں گا"۔

ہوذہ نے جب گرامی نامہ پڑھا تو اس نے اسلام قبول کرنے کے لئے یہ شرط عائد کی کہ اسے بھی کارپردازی میں حصہ دار بنایا جائے۔ اس نے حضرت سلیطؓ کو تحائف دیئے اور رسول اکرم ﷺ کے نام مکتوب بھی روانہ کیا جس کا متن تھا:

"آپ (ﷺ) جس چیز کی دعوت دیتے ہیں اس کی بہتری اور عمدگی کا کیا کہنا۔ عرب پر میری ہیبت بیٹھی ہوئی ہے، میں آپ (ﷺ) کی پیروی کروں گا مگر کچھ کارپردازی میرے ذمہ بھی کریں" نبی کریم ﷺ نے جب ہوذہ کا خط پڑھا تو فرمایا:

"اگر وہ زمین کا ایک ٹکڑا بھی مجھ سے طلب کرے گا تو میں اسے نہ دوں گا۔ وہ خود بھی تباہ ہو گا اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ بھی تباہ ہو گا" فتح مکہ کے بعد جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت جبریلؑ نے آپ ﷺ کو ہوذہ کے انتقال کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "یمامہ میں ایک کذاب نمودار ہونے والا ہے جو میرے بعد قتل کیا جائے گا" آپ ﷺ کا اشارہ مسیلمہ کذاب کی طرف تھا جسے جنگ یمامہ میں واصل جہنم کر دیا گیا۔

شاہِ مصر

رسول اکرم ﷺ نے شاہِ مصر اور اسکندریہ کے نام مکتوب روانہ کیا۔شاہ مصر اور اسکندریہ کا لقب مقوقس تھا۔ بعض مورخین نے اس کا نام جریج بن مینا اور بعض نے جریج بن متی لکھا ہے۔مکتوب گرامی کو پہنچانے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ کا انتخاب کیا۔

شاہ مصر اور اسکندریہ عیسائی تھا۔جب حضرت حاطبؓ اس کے دربار میں پہنچے تو اس نے ان کی تعظیم و تکریم کی۔حضرت حاطبؓ نے مقوقس اور درباریوں کے سامنے جو بے باکانہ گفتگو رکھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کس مضبوط کردار و ذہن کے ہستیوں کو تیار کیا تھا۔انہوں مقوقس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"مصر میں تم سے پہلے ایک شخص (فرعون) گزرا ہے جو خود کو ربِ اعلیٰ کہتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے آخر واول کے لئے عبرت بنادیا۔پہلے اس کے ذریعہ لوگوں سے انتقام لیا گیا پھر خود اس کو انتقام کا نشانہ بنایا گیالہذا اس سے عبرت پکڑو، ایسا نہ ہو کہ تم دوسروں کے لئے عبرت بن جاؤ"۔

مقوقس نے کہا:

"ہم اپنے دین کو چھوڑ نہیں سکتے جب تک اس سے بہتر کوئی دین ہمیں نہ مل جائے"۔

حضرت حاطبؓ نے فرمایا: "ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔جس طرح حضرت موسیٰؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے لئے بشارت دی ہے۔ہم تمہیں قرآن مجید کی دعوت اسی طرح دیتے ہیں جیسے تم اہل تورات کو انجیل کی دعوت دیتے ہو۔ہم تمہیں دینِ مسیح سے روکتے نہیں بلکہ ہم تو اسی کا حکم دیتے ہیں"۔

پھر مقوقس کو رسول اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی پیش کیا گیا جس کا متن تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے مقوقس عظیم قبط کے نام۔اس پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔امابعد۔میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا

quranurdu.com

quranurdu.com

اجر دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑا تو تم پر اہل قبط کا بھی گناہ ہو گا۔ اے اہل قبط! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ہم میں سے کوئی اللہ تعالی کو چھوڑ کر دوسرے کو رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں"۔

شاہ مصر اور اسکندریہ نے نامہ نبوت کو بڑے احترام کے ساتھ وصول کیا، ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی ایک ڈبیہ میں رکھ دیا اور مہر لگا کر اپنی ایک لونڈی کے حوالے کیا پھر حضرت حاطب ؓ سے مخاطب ہوا:

"میں اس معاملہ میں غور کیا تو یہ دیکھا کہ وہ(ﷺ) کسی ناپسندیدہ بات کا حکم نہیں دیتے۔کسی پسندیدہ بات سے منع نہیں کرتے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان(ﷺ) کے ساتھ نبوت کی یہ نشانی ہے کہ وہ پوشیدہ کو نکالتے ہیں اور سرگوشی کی خبر دیتے ہیں۔ میں مزید غور کروں گا"۔

پھر اس نے اپنے کاتب کو بلوا کر رسول اکرم ﷺ کے نام مکتوب روانہ کیا جس کا متن یوں تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد (ﷺ) بن عبد اللہ کے نام مقوقس عظیم قبط کی طرف سے۔ آپ (ﷺ) پر سلام۔ اما بعد۔ میں آپ(ﷺ) کا خط پڑھا اور اس میں آپ (ﷺ) کی ذکر کی ہوئی بات اور دعوت کو سمجھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ابھی ایک نبی کی آمد باقی ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ شام سے نمودار ہو گا۔ میں نے آپ(ﷺ) کے قاصد کا اعزاز واکرام کیا ہے۔ آپ (ﷺ) کی

خدمت میں دو لونڈیاں بھیج رہا ہوں جنہیں قبطیوں میں بڑا مرتبہ حاصل ہے اور کپڑے بھیج رہا ہوں۔ آپ (ﷺ) کی سواری کے لئے ایک خچر بھی ہدیہ کر رہا ہوں۔ آپ (ﷺ) پر سلام"

مقوقس نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا اور اسلام نہیں لایا۔

جن دو لونڈیوں کا ہدیہ کیا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت ماریہؓ تھیں جن کو آپ ﷺ نے اپنے حرم میں شامل کیا اور ان کے بطن سے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جبکہ دوسری لونڈی حضرت ماریہؓ کی بہن سیرین تھیں جن کو حضرت حسان بن ثابتؓ کے حوالے کیا گیا۔ جس خچر کا ذکر کیا گیا ہے اس کا نام دُلدُل تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے اپنی سواری کے لئے استعمال کیا اور جو حضرت معاویہؓ کے زمانے تک رہا۔ مورخین کا کہنا ہے کہ مقوقس کے روانہ کئے گئے ہدیہ میں سونا، چاندی، شہد، گھوڑا اور ایک گدھا بھی شامل تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب مقوقس کا خط پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(یہ چیزیں بھیج کر) وہ اپنی بادشاہی کو محفوظ بنانا چاہتا ہے حالانکہ اس کی بادشاہی ختم ہونے والی ہے"۔

quranurdu.com

quranurdu.com

امیر بحرین

ابن سید الناس کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے امیر بحرین المنذر ابن ساوی العبدی کے نام مکتوب روانہ کیا۔ ان کی طرف حضرت ابی العلاء الحضرمیؓ کو اپنا ایلچی بنا کر بھیجا۔ رسول اکرم ﷺ کے اس مکتوب گرامی کی تاریخ ارسال میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے اسے صلح حدیبیہ کے بعد قرار دیا ہے جبکہ بعض کا خیال ہے کہ یہ تبوک سے واپسی کے بعد رجب 9ھ کو ارسال کیا گیا تھا تاہم تاریخ کے اس فرق کی وجہ یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے امیر بحرین کے نام خط روانہ کیا جس کا جواب موصول ہونے پر انہیں دوسرا خط ارسال کیا گیا۔ ممکن ہے کہ ایک مکتوب صلح حدیبیہ کے بعد روانہ کیا گیا ہو جبکہ دوسرا تبوک سے واپسی کے بعد۔

الواقدی نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ المنذر کے نام روانہ کیا گیا مکتوب ابن عباسؓ کے پاس محفوظ تھا۔ ابن عباسؓ کی وفات کے بعد ان کے سامان سے دریافت ہوا اور جسے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

رسول اکرم ﷺ کا المنذر کے نام پہلے مکتوب کا متن نہیں مل سکا تاہم اس خط میں آپ ﷺ نے امیر بحرین المنذر کو اسلام کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کی اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو جواب روانہ کیا جس کے متن کا ترجمہ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری نے اپنی کتاب الرحیق المختوم میں نقل کیا ہے۔ جواب میں لکھا تھا:

"اما بعد، اے اللہ کے رسول (ﷺ) میں نے آپ (ﷺ) کا خط اہل بحرین کو پڑھ کر سنا دیا۔ بعض لوگوں نے اسلام کو محبت اور پاکیزگی کی نظر سے دیکھا اور اس کے حلقہ بگوش ہوگئے اور بعض نے پسند نہیں کیا۔ میری زمین میں یہود اور مجوسی بھی ہیں لہذا آپ (ﷺ) اس کے بارے میں اپنا حکم صادر فرمائیں (کہ میں کیا کروں)"۔

امیر بحرین کے خط کے جواب میں رسول اکرم ﷺ نے خط روانہ کیا جس کا متن تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے المنذر ابن ساوی کے نام۔ تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے عبد اور رسول ہیں۔ اما بعد۔ میں تمہیں اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں۔ یاد رہے کہ جو شخص بھلائی اور خیر خواہی کرے گا وہ اپنے لئے ہی بھلائی کرے گا اور جو شخص میرے قاصدوں کی اطاعت اور ان کے حکم کی پیروی کرے گا، اس نے میری اطاعت اور پیروی کی اور جو ان کے

ساتھ خیر خواہی کرے، اس نے میرے ساتھ خیر خواہی کی۔ میرے قاصدوں نے تمہاری تعریف کی ہے اور میں نے تمہاری قوم کے بارے میں تمہاری سفارش قبول کر لی ہے لہذا مسلمان جس حال پر ایمان لائے ہیں انہیں اس حال پر چھوڑ دو۔ میں نے خطاکاروں کو معاف کر دیا ہے لہذا ان سے قبول کر لو۔ جب تک تم اصلاح کی راہ اختیار کئے رہو گے ہم تمہیں تمہارے عمل سے معزول نہیں کریں گے اور جو یہودیت یا مجوسیت پر قائم رہے ان پر جزیہ ہے"۔

امیر بحرین منذر بن ساوی کے نام روانہ کیا گیا مکتوب گرامی

quranurdu.com

quranurdu.com

شاہِ عمان

رسول اکرم ﷺ نے شاہ عمان جیفر بن الجلندری اور ان کے بھائی عبد کے نام مکتوب روانہ کیا۔ دونوں بھائی عمان میں برسر اقتدار تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی طرف جلیل القدر صحابی حضرت عمرو ابن العاصؓ کو اپنا ایلچی بنا کر روانہ کیا اور سر بمہر خط ان کے حوالے کیا۔ عمان پہنچ کر انہوں نے شاہ عمان کے بھائی عبد سے ملاقات جو شاہ عمان سے زیادہ نرم خو اور دور اندیش تھے۔ حضرت عمروؓ نے انہیں بتایا کہ میں تمہارے پاس رسول اکرم ﷺ کا ایلچی بن کر آیا ہوں اور میرے پاس شاہ عمان کے نام رسول اکرم ﷺ کا سر بمہر خط ہے۔ عبد نے جواب دیا:

”میرا بھائی مقام اور عمر کے لحاظ سے مجھ سے مقدم ہے، میں آپ کو ان سے ملاقات کرا دیتا ہوں، آپ خود ہی خط ان کے حوالے کر دیجئے مگر یہ بتایئے کہ آپ دعوت کس بات کی دیتے ہیں؟“۔

عمروؓ نے کہا:

”ہم ایک اللہ کی طرف بلاتے ہیں جو تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ ہم کہتے ہی کہ اس کے علاوہ جس کی پوجا کی جاتی ہے اسے چھوڑ دو اور یہ گواہی دو کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالی کے رسول ہیں“۔

عبد نے پوچھا:

”آپ اپنے قوم کے سردار کے بیٹے ہو، یہ بتاؤ آپ کے والد نے کیا کیا؟ ان کا طرز عمل لائق اتباع ہو گا“۔

حضرت عمروؓ نے جواب دیا:

”وہ ایمان لائے بغیر وفات پا گئے، کاش انہوں نے اسلام قبول کیا ہوتا اور رسول اکرم ﷺ کی تصدیق کی ہوتی۔ میں خود بھی انہی کے دین پر تھا لیکن اللہ تعالی نے مجھے اسلام کی ہدایت دی“۔

عبد نے پوچھا:

”آپ نے کب اس دین کی پیروی کی؟“۔

quranurdu.com

حضرت عمروؓ نے جواب دیا:

"ابھی کچھ عرصہ قبل ہی، جب میں نجاشی کے پاس تھا، نجاشی بھی مسلمان ہو چکا ہے"۔

عبد نے کہا:

"پھر اس کی قوم نے اس کی بادشاہت کا کیا کیا؟"۔

عمروؓ نے جواب دیا:

"اس کی بادشاہی بر قرار ہے، قوم نے اس کی پیروی کی"۔

عبد نے پوچھا:

"کیا راہبوں اور ربیوں نے بھی اس کی پیروی کی ہے؟"۔

عمروؓ نے ہاں میں جواب دیا۔

عبد بڑا حیران ہوئے اور بولے':

'اے عمروؓ، دیکھو کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ آدمی کی کوئی خصلت جھوٹ سے زیادہ رسوا کن نہیں ہوتی"۔

عمروؓ نے کہا:

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہا، نہ ہی ہمارے دین میں اس کی اجازت ہے"۔

عبد نے کہا:

"میں سمجھتا ہوں کہ ہرقل (شاہ روم) کو نجاشی کے اسلام لانے کا علم نہیں"۔

عمروؓ نے کہا:

"کیوں نہیں، نجاشی ہرقل کو خراج ادا کیا کرتا تھا لیکن جب اس نے اسلام قبول کر لیا اور محمد (ﷺ) کی تصدیق کی تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم اب اگر وہ (ہرقل) مجھ سے ایک درہم بھی مانگے گا تو میں اسے نہیں دوں گا۔ جب اس کی اطلاع ہرقل کو ہوئی تو اس کے بھائی یناق نے اس سے کہا کہ کیا تم اپنے غلام (نجاشی) کو یوں ہی چھوڑ دو گے کہ وہ تمہیں خراج نہ دے اور تمہارے بجائے کسی دوسرے کا دین قبول کر لے۔ ہرقل نے اسے جواب دیا کہ یہ ایک آدمی ہے جس نے ایک دین کو پسند کیا اور اسے اپنے لئے اختیار کیا۔ اب میں اس کا کیا کر سکتا ہوں، خدا کی قسم اگر مجھے اپنی بادشاہت زیادہ عزیز نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو نجاشی نے کیا ہے"۔

quranurdu.com

عبد بڑے حیران ہوئے اور مزید پوچھا:

"تم کس بات کا حکم دیتے ہو، کس چیز سے منع کرتے ہو"۔

عمروؓ نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے منع کرتے ہیں۔ نیکی وصلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ظلم وزیادتی، زناکاری، شراب نوشی سے منع کرتے ہیں نیز پتھر، بت اور صلیب کی پوجا سے منع کرتے ہیں"۔

عبد بڑے متاثر ہوئے اور بولے:

"یہ کتنی اچھی بات ہے جس کی طرف آپ لوگ بلاتے ہیں۔ اگر میرا بھائی بھی اس بات پر میری پیروی کرے تو ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی طرف پلٹتے اور آپ ﷺ پر ایمان لے آتے لیکن میرے بھائی کو اپنی بادشاہی زیادہ عزیز ہے۔ وہ اسے چھوڑ کر کسی کا تابع وفرمان نہیں بن سکتا"۔

عمروؓ نے کہا:

"اگر وہ اسلام قبول کر لے تو رسول اللہ ﷺ اس کی بادشاہت کو برقرار رکھیں گے"۔

حضرت عمروؓ کا کہنا ہے کہ میں عبد کی ڈیوڑھی میں چند دن رہا۔ وہ اپنے بھائی کے پاس جا کر میری ساری باتیں بتاتا رہتا تھا پھر ایک دن مجھے شاہ عمان کے دربار میں لے گیا اور اس سے میری ملاقات کرا دی۔ میں رسول اکرم ﷺ کا سربمہر خط ان کے حوالے کیا۔ اسنے مہر توڑ کر خط کو پڑھا جس میں لکھا تھا:

quranurdu.com

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کی طرف سے جلندری کے دونوں صاحبزادوں جیفر اور عبد کے نام۔ اس شخص پر سلام ہو جس نے ہدایت اختیار کی۔ اما بعد۔ میں تم دونوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لاؤ، سلامت رہو گے۔ میں تمام انسانوں کی طرف اللہ تعالی کا رسول ہوں تاکہ جو زندہ ہیں انہیں انجام کے خطرہ سے آگاہ کروں اور کافرین پر قول برحق ہو جائے۔ اگر تم دونوں اسلام کا اقرار کرلوگے تو تم دونوں ہی کو والی اور حاکم بناؤں گا اور اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کرنے سے گریز کیا تو تمہاری بادشاہی ختم ہو جائے گی۔ تمہاری زمین پر گھوڑوں کی یلغار ہو گی اور تمہاری بادشاہی پر میری نبوت غالب آجائے گی"۔

خط پڑھنے کے بعد بادشاہ نے اسے اپنے بھائی عبد کے حوالے کیا۔ اس نے بھی اسی طرح پڑھا پھر بادشاہ نے مجھ سے پوچھا:

"بتاؤ کہ قریش نے کیا روش اختیار کی ہے؟"۔

عمروؓ نے جواب دیا:

"سب ان کے اطاعت گزار ہو گئے ہیں، کوئی دین سے رغبت کی بنا پر اور کوئی تلوار سے خوف زدہ ہو کر"۔

شاہ عمان نے پوچھا: "ان کے ساتھ کون لوگ ہیں؟"۔

عمروؓ نے جواب دیا:

"سارے لوگ ہیں۔ انہوں نے اسلام کو بہ رضا و رغبت قبول کیا ہے۔ اب اس علاقہ میں نہیں جانتا کہ تمہارے سوا کوئی باقی رہ گیا ہے اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا اور محمد (ﷺ) کی پیروی نہ کی تو تمہیں سوار روند ڈالیں گے اور تمہاری ہریالی کا صفایا کر دیں گے۔ اس لئے اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے۔ رسول اکرم ﷺ تمہیں تمہاری قوم کا حکمران بنا دیں گے۔ تم پر سوار داخل ہوں گے نہ پیادے"۔

بادشاہ نے کہا "مجھے آج چھوڑ دو اور کل واپس آنا"

اگلے دن حضرت عمروؓ باشاہ کے دربار میں گئے مگر انہیں ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ وہ واپس عبد کے پاس گئے جنہوں نے بادشاہ سے انہیں ملوادیا۔ بادشاہ نے عمروؓ سے کہا:

"میں نے تمہاری دعوت پر غور کیا ہے۔ اگر میں بادشاہت ایسے آدمی کے حوالے کردوں جس کے شہسوار یہاں ابھی نہیں پہنچے تو عرب میں سب سے کمزور سمجھا جاؤں گا اور اگر اس کے شہسوار یہاں آ گئے تو ایسا رن پڑے گا جس کا انہیں پہلے کبھی سابقہ پیش نہ آیا ہو گا"۔

عمروؓ نے بادشاہ سے کہا:

"اچھا! تو میں کل واپس جا رہا ہوں"۔

بعد ازاں بادشاہ نے اپنے بھائی عبد سے خلوت میں مشورہ کیا اور اپنے بھائی سے کہا:

"یہ پیغمبر (ﷺ) جن لوگوں پر غالب آ چکے ہیں ان کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں (ﷺ) نے جس کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے ان کی دعوت قبول کر لی"۔

اگلے دن روانگی سے قبل بادشاہ نے عمروؓ کو بلوایا اور ان کے سامنے دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی۔ صدقہ وصول کرنے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے حضرت عمروؓ کو آزاد چھوڑ دیا۔ جس نے حضرت عمروؓ کی مخالفت کی وہ اس کے خلاف ہو گئے۔

quranurdu.com

مسیلمہ کذاب

quranurdu.com

رسول اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب کو مکتوب روانہ کیا جس میں اسے اسلام کی دعوت دی گئی۔ مسیلمہ کذاب وہ شخص ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کی شان عالی میں گستاخی کی تھی۔ یہ قبیلہ بنی حنیفہ سے تعلق رکھتا تھا جس کا نا مسیلمہ (کذاب) بن ثمامہ بھی تھا جو کہ یمامہ کا باشندہ تھا۔

اس نے اپنا خط دے کر دو قاصد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ارسال کئے جس میں اس نے لکھا:

" میں بھی منصب نبوت میں آپ (ﷺ) کا حصہ دار ہوں۔ یہ ہمارے (بنی حنیفہ) اور قریش کے مابین آدھا آدھا مشترک ہے"۔

یعنی اس نے نبی اکرم ﷺ سے آدھے ملک کی سربراہی طلب کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں قاصدوں سے پوچھا:

"کیا تم بھی مسیلمہ کی نبوت کو مانتے ہو؟"۔

انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اگر قاصدوں کے قتل کی ممانعت کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا"۔اس کے اس خط کے جواب میں نبی رحمت ﷺ نے اسے مکتوبِ گرامی ارسال فرمایا تھا جس میں لکھا تھا:

"محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اما بعد۔ یہ سرزمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ جس کو چاہتا ہے اس کا سربراہ بنا دیتا ہے۔ انجام کار متقین کے حق میں ہو گا"۔

مسیلمہ کذاب معجزات گھڑھنے کی کوشش کی جس کے نتائج اس کی مرضی کے خلاف ہی رونما ہوا کرتے تھے۔ امام ابن کثیر نے علمائے تاریخ کے حوالے سے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کنویں میں اپنا لعابِ مبارک ڈالا تو اس کا پانی بڑھ گیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی اسی طرح کرنا چاہا اور ایک کنویں میں تھوک دیا تو اس کا پانی خشک ہو گیا۔ دوسرے کنویں میں تھوکا تو اس کا پانی کھارا ہو گیا۔ اس نے وضو میں استعمال شدہ پانی کھجوروں کے پودوں کو دے دیا جس سے وہ سوکھ کر لکڑی ہو گئے۔ اس کے پاس بچے لائے گئے تاکہ وہ برکت کیلئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرے، اس نے بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرا تو ایک کا سر گنجا ہو گیا اور دوسرے کی زبان

quranurdu.com

ہکلانے لگی۔ ایک آدمی کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ اس نے اس کیلیئے شفاء کی دعا مانگی اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرنے لگا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں۔

مسیلمہ کو حضرت وحشیؓ نے واصل جہنم کیا۔ حضرت وحشیؓ کا کہنا ہے کہ اسلام لانے سے قبل میرے ہاتھوں حضرت حمزہؓ کی شہادت ہوئی اور اسی کے نتیجہ میں مجھے غلامی سے آزادی ملی۔ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو میں طائف بھاگ گیا اور جب اہل طائف کا ایک وفد مسلمان ہونے کیلیئے نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہوا تو میں نے شام، یمن یا کسی دوسرے ملک بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں کسی نے مجھ سے کہا: تیرا بھلا ہو، اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ ایسے کسی شخص کو ہرگز قتل نہیں کرتے جو کلمۂ شہادت پڑھ کر آپ ﷺ کے دین میں داخل ہو جائے۔ یہ سن کر میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور کلمۂ شہادت پڑھا "۔

وحشیؓ کہتے ہیں:

"جب صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر یمامہ کے مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کیلیئے روانہ ہوا تو میں بھی اس جہاد میں شامل تھا۔ میں نے وہی برچھا لیا جس سے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا۔ جب مسیلمہ اور اسکے لشکر سے جنگ شروع ہوئی تو میری نظر مسیلمہ پر پڑ گئی جو تلوار سونتے کھڑا تھا۔ ایک طرف سے میں نے اسے اپنے برچھے کا نشانہ بنایا اور دوسری طرف سے ایک انصاری نے اس پر تلوار سے وار کر دیا اور اللہ جانتا ہے کہ اسے کس نے قتل کیا"۔

حضرت عمر فاروقؓ معرکہ یمامہ میں شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن کسی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ مسیلمہ کو ایک کالے حبشی غلام (یعنی وحشیؓ) نے قتل کیا ہے۔

معرکہ یمامہ میں حضرت وحشیؓ کی عمر 150 سال تھی۔ اس معرکہ میں مسلمانوں میں سے 5،6 سو افراد شہید ہوئے جبکہ کفار کے 10 ہزار اور ایک روایت کے مطابق 21 ہزار آدمی مرے تھے۔

quranurdu.com

مختلف خطوط

سربراہان اور بادشاہوں کے علاوہ رسول اکرم ﷺ نے بعض قبائل اور چھوٹی ریاستوں پر مقرر کردہ عاملوں کو بھی گرامی نامے روانہ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عمان میں ایک چھوٹی بستی تھی جسے دما کہا جاتا تھا۔ اس پر کسری کا عامل مقرر تھا جس کا نام بستجان تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس کے نام مکتوب روانہ کیا جس میں اسے اسلام کی دعوت دی گئی تاہم یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس نے اسلام کی دعوت قبول کی یا نہیں۔

اس کے علاوہ رعیہ السحیمی نامی ایک شخص کو بھی گرامی نامہ روانہ کیا گیا جس نے اسلام کی دعوت کو قبول کیا۔ علاوہ ازیں بصرہ کے حاکم کی طرف بھی گرامی نامہ روانہ کیا گیا جس نے رسول اکرم ﷺ کے ایلچی کو شہید کر دیا۔ تاریخ کی کتابوں میں شہید ہونے والے صحابی کا نام شرحبیل بتایا جاتا ہے اور یہ واحد ایلچی تھے جنہیں سفارتی اداب کے برعکس شہید کر دیا گیا۔ بکر بن وائل نامی ایک والی کو بھی گرامی نامہ روانہ کیا گیا۔ چھوٹے والیوں میں رومی سلطنت کا گورنر فروہ بن عمرو کو بھی مکتوب روانہ کیا گیا جس نے اسلام قبول کر کے نہ صرف عہدہ وجاہ پر لات ماری بلکہ جان بھی شہادت حق میں لگا دی۔ ان کے علاوہ رسول اکرم ﷺ نے نجد کے حکمران ثمامہ کو بھی مکتوب روانہ کیا جس نے اسلام کی دعوت قبول کی۔ جبلہ غسانی اور دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر کو مکتوب روانہ کئے گئے جو مسلمان ہوئے۔

حمیر قبیلے کے بادشاہ ذوالکلاح الحمیری کو بھی گرامی نامہ روانہ کیا گیا۔ یہ خود کو خدا کہتا تھا اور لوگوں سے سجدہ کراتا تھا۔ مکتوب گرامی ملنے کے بعد اسلام لے آیا۔ اسلام قبول کرنے کی خوشی میں اس نے 18 ہزار غلام آزاد کر دیئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں وہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر مدینہ منورہ چلا آیا۔ ان کے علاوہ رسول اکرم ﷺ نے معدی کرب بن ابرہہ، نجران کے راہب، غامد قبیلے کے سردار ابی ظبیان اور دیگر قبائل کے سرداروں کو مکتوب روانہ کئے جن میں سے بعض نے اسلام قبول کیا جبکہ بعض کفر پر قائم رہے۔

quranurdu.com

بئر الخاتم انگشتری نبی ﷺ کا آخری مقام

رسول اکرم ﷺ اپنے دور کے سفارتی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سربراہان ممالک کے نام اپنے خطوط پر مہر لگانے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔اس کے لئے آپ ﷺ نے بطور خاص انگوٹھی بنوائی جس پر " محمد رسول اللہ " کے الفاظ کندہ تھے۔ آپ ﷺ کے ہر گرامی نامے کے ذیل میں یہ مہر لگی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سپرد کر دی گئی۔جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے یہ انگوٹھی ان کے حوالے کر دی۔

حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عمر فاروقؓ کو ملی۔ حضرت عمرؓ نے انتقال سے پیشتر وہ انگوٹھی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوادی اور ہدایت کی کہ جو خلیفہ منتخب ہو اس کے سپرد کر دی جائے۔چنانچہ جب حضرت عثمان بن عفانؓ خلیفہ بنے تو یہ انگوٹھی ان تک پہنچی اور ان سے ہی ایک کنویں میں گر گئی۔

جس کنویں میں یہ انگوٹھی گری تھی اس کا نام " بئر اریس " یعنی اریس کا کنواں ہے۔اریس یہودی نام ہے جس کا مطلب کسان ہے۔ اس کنویں کو " بئر النبی " یعنی نبی اکرم ﷺ کا کنواں بھی کہا جاتا ہے تاہم انگوٹھی گرنے کے بعد اس کا نام " بئر الخاتم " انگوٹھی کا کنواں پڑ گیا۔اس کنویں کا تاریخ میں اہم مقام ہے۔یہ کنواں مسجد قباء کے مغرب میں اس وقت کے صدر دروازے سے 42 میٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ابن نجار کے مطابق کنویں کی گہرائی 6.3 میٹر اور چوڑائی 2.2 میٹر تھی جبکہ پانی کی سطح 1.3 میٹر تھی۔ بعد کے ادوار میں کھدائی کرکے اس کی گہرائی 8.5 میٹر کر دی گئی۔

1317ء میں کنویں کی تہہ تک اترنے کیلئے سیڑھیاں تعمیر کر دی گئیں لیکن یہ زینہ کس نے تعمیر کرایا اس پر مورخین کا اختلاف ہے۔ عثمانی دور حکومت میں اس کنویں پر گنبد تعمیر کرایا گیا اور ایک دوسرا گنبد اس کے جنوبی سمت میں تعمیر کرایا گیا (زیر نظر تصویر اسی دور کی ہے) دونوں گنبد شکستہ حالت میں تھے جب 1964ء میں مسجد قباء کا چوک تعمیر کرنے کا منصوبہ بنا، تب مدینہ منورہ میونسپلٹی نے انہیں منہدم کرا دیا۔ بعد ازاں مسجد قباء چوک بنانے کے لئے زمین کو ہموار کیا گیا اور ایسا کرنے سے وہ کنواں بھی دفن ہو گیا۔اب اس کے آثار بھی مفقود ہیں۔

quranurdu.com

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ اس کنویں پر اپنی ٹانگیں لٹکائے تشریف فرما تھے کہ حضرت ابو بکر الصدیقؓ اور حضرت عمر ابن خطابؓ بھی وہاں آ گئے اور رسول اکرم ﷺ کے قریب بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان بن عفانؓ بھی وہاں پہنچ گئے اور رسول اکرم ﷺ کے قریب جگہ نہ پا کر تینوں کے سامنے بیٹھ گئے۔ اپنے تینوں صحابہ کرام کو بیٹھا دیکھ کر رسول اکرم ﷺ نے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کی بشارت دی۔ اسی نسبت سے اس کنویں کو بئر النبی ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے خلافت کا زمانہ تھا جب وہ اس کنویں پر اسی طرح بیٹھے تھے جس طرح رسول اکرم ﷺ اور اپنے دونوں ساتھیوں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے کہ انگوٹھی ان کے ہاتھ سے نکل کر کنویں میں جا گری۔ آپؓ نے اس کنویں کا سارا پانی نکلوا کر اس کی ریت کو اچھی طرح چھنوایا مگر وہ نہیں ملی۔ انہوں نے 3 دن تک کنویں کے اندر انگوٹھی کو تلاش کروایا مگر اس کے باوجود وہ نہ ملی۔ خاتم نبوی ﷺ کے اس طرح گم ہو جانے پر آپؓ کو سخت ملال ہوا۔ بعد میں بھی اس انگوٹھی کی تلاش کرنے کی کوششیں ہوتی رہیں مگر وہ کسی کو نہ ملی۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے بعد ازاں اسی شکل کی انگوٹھی بنوائی تھی۔

quranurdu.com

مصنف کی دیگر کتابیں

الاسماء الحسنیٰ

بندگی رب کے تقاضے

انفاق و صدقات، فضائل و آداب

احسان کیا ہے؟

حسرتیں

تعلق باللہ کی بنیادیں

تمام کتابیں درج ذیل لنک سے حاصل کی جاسکتی ہے:

http://www.quranurdu.com/books/urdu_books